

میں بھی کوئی حرج نہیں۔“ (مسائل أحمد لابن عبد اللہ: ۱۳۳)

امام ابن المنذر فرماتے ہیں:

ان شاء صلی رکعتین، وان شاء أربعاً، ویصلی أربعاً یفصل بین کل رکعتین بنسلیم أحب الی۔
”نماز جمعا دوا کرنے والا چاہے تو دو رکعتیں پڑھے، چاہے چار، چار پڑھے تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتا

مجھے زیادہ پسند ہے۔“ (الأوسط لابن المنذر: ۱۲۷)



نماز زلزلہ

ابوسعید

عبداللہ بن حارث الانصاری سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے کہتے ہیں:

انہ صلی فی زلزلة بالبصرة، فاطال القنوت، ثم رکع، ثم رفع رأسه، فاطال القنوت، ثم رکع، فسجد، ثم قام فی القنوت، ففعل كذلك، فصارت صلاته ست رکعات وأربع سجعات، ثم قال: هكذا صلاة الآيات.

”آپ نے بصرہ میں زلزلہ آنے پر نماز پڑھی، لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا، پھر سجدہ کیا، اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا، اس طرح ان کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہوئے، پھر فرمایا، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں (آفات) کی نماز اسی طرح کی ہوتی ہے۔“

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳۴۲/۳، وسندہ صحیح کالمسند ووضوحاً)

جعفر بن برقان کہتے ہیں: کتب الینا عمر بن عبد العزیز فی زلزلة كانت بالشام: ان اخر جوا یوم الاثنين من شهر کذا و کذا، ومن استطاع منکم ان یخرج صدقة، فلیفعل، فان الله تعالی قال: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَوَضَّعَ لِلَّهِ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ (الأعلى: ۱۵-۱۴)

”امام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ہمیں شام میں آنے والے زلزلے میں خط لکھا کہ تم فلاں مینے میں اتوار کے دن نکلو اور جو کوئی صدقہ کر سکتا ہے، کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَوَضَّعَ لِلَّهِ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ (الأعلى: ۱۵-۱۴) یقیناً کامیاب ہو گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اللہ کا نام لیا، پھر نماز پڑھی۔“ (مصف ابن ابی شیبہ: ۴۷۷/۲، وسندہ صحیح)

